9 انسان دوستی

رام آسرا راز

قوم اور ملک کی ترقی کا انحصار ایک بڑی حد تک اس کے بچوں ہی پر ہے۔ موجودہ دور میں وہی ترقی کرسکتی ہے جن کے بچوں کے ذہنی دریچے تازہ ہوا کے لیے کھلے ہوں اور باہمی محبت، ہمدردی، رواداری اور انسان دوستی کے تقاضوں کو پورا کریں۔ بچوں کی ذہنی نشوونما اور دل میں شوق پیدا کرنے کے لیے دلچسپ کہانیوں کی ضرورت ہے۔

یہاں ''رام آسرا راز'' کی لکھی گئی دلچسپ کہانیوں میں 'انسان دوستی' کہانی پیش کی جارہی ہے۔ اس میں ایک کم سِن لڑکے کی ہمّت اور دلیری نیز حاضر جوابی کو بتایا گیا ہے۔ جس سے بچوں میں حسبِ بالا اوصاف پیدا ہوں۔

ایک بادشاہ ہمیشہ اپنے ملک کی حدوں کو بڑھانے اور دوسروں کے علاقے ہڑپ کرنے کی فِکر میں رہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پاس پڑوس کے بادشاہوں کے ملک فتح کرکے خودشہنشاہ بن جائے۔ مگر اسے اپنی رعایا کے دُکھ درد کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ دوسروں پرحملہ کرنے کے لیے وہ ہمیشہ کسی مُناسب موقعے کی تاک میں رہتا تھا۔

ایک دن اسے پتہ چلا کہ اس کے ایک پڑوسی بادشاہ کا حال ہی میں انتقال ہوگیا ہے۔ اور وہاں کی حکومت کا کام کاج اس کا ایک کم سِن بیٹا چلا رہا ہے۔ وہ سوچنے لگا کہ ہوسکتا ہے اس ناتجربہ کار بادشاہ کی فوجیں اس کے ساتھ وفاداری کا ثبوت نہ دیں اور وہ علاقہ آسانی سے اس کے ہاتھ لگ جائے۔ یہی سوچ کر اس نے اپنے پڑوسی ملک پر اچانک حملہ کردیا اور اس علاقے پر قبضہ کرلینے کے بعد شکست خوردہ بادشاہ کو اپنے دربار میں حاضر ہونے کا حُکم دیا۔

ہارا ہوا کم سِن بادشاہ جب فاتح بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کے لیے تیاری کررہا تھا، تو اس کے وزیروں اور درباریوں نے سمجھانا شروع کیا کہ اگرکوئی ایسا موقع پیش آئے تو یوں کیجیے گا اور اگر وہ اس طرح کا سوال کرے تو آپ ایسے جواب دیجیے گا۔ کم سِن بادشاہ کی ماں نے جب دیکھا کہ نصیحتوں کی بھرمار سے اس کا بیٹا کچھ پریشانی سی

محسوس کرنے لگا ہے تو وہ پیار سے بولی، ''بیٹا! یہ سب کہنے کی باتیں ہیں، وقت آنے پر کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ مناسب یہی ہے کہ خُدا کا نام لے کر روانہ ہو جاؤ اور کیسا بھی وقت کیوں نہ آئے ہمّت اور مستقل مزاجی کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنا اور پھر تم سے جو بھی سوال پوچھا جائے اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق جو جی میں آئے، جواب دینا۔''

اپنی ماں کی نصیحت کے مطابق لڑکا خدا کا نام لے کر چل دیا۔ جیسے ہی وہ دربار میں پہنچا، بادشاہ نے اسے کچھ بھی سوچنے کا موقع نہ دیا اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بڑے رعب سے بولا، ''بتا! اب تیرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟''

لڑکا تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر بڑی ہمّت سے بولا، ''اے بزرگ بادشاہ ! سلوک اور برتاؤ کے لیے تو اپنے اپنے مُلک کے مخصوص رواج ہوتے ہیں، ہمارے ملک میں تو اگر کسی کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں تو زندگی بھر اس کا ساتھ نبھاتے ہیں۔ آپ نے تو میرے دونوں ہاتھ پکڑ لیے ہیں۔ میرے خیال میں تو اس کا مطلب صاف ہے۔ پھر بھی اگر میرا خیال غلط ہو تو جو بھی مزاج مُبارک میں آئے اسی کے مطابق سلوک کیجیے۔''

لڑکے کی عقل مندی سے بادشاہ بہت متاثر ہوا اور اس کا غرور چُور چُور ہو گیا۔ اس کا خیال تھا کہ لڑکا کچھ بے

ہودہ سا جواب دے گا تو اسے قید میں ڈالنے کا خاطر خواہ جواز مِل جائے گا۔ لیکن متوقع جواب نہ پا کر بادشاہ نے پھر پوچھا، ''مرنے سے پہلے تمہارے والد مرحوم نے تمہیں کیا نصیحت کی تھی ؟''

لڑکے نے بڑے ادب سے جواب دیا، ''جناب مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے والد مرحوم نے فرمایا تھا، بیٹا ! کسی گرے ہوئے انسان کو کبھی ٹھوکر مت مارنا کل تم بھی گر سکتے ہو، اس وقت لوگ تمہیں ٹھوکریں ماریں گے۔ انسان ہو، انسان کی قدر کرو۔ پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑنے اور مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے کی بجائے انسانوں کی طرح زمین پر رہنا سیکھو اور انسان دوستی کا حق ادا کرو۔''

الفاظ و معانی

علاقہ حد، سرحد **فتح** جیت **رعایا** لوگ، پرجا **کم سِن** کم عُمر **شکست** ہار **سلوک** برتاؤ **رواج** طریقہ، رسم **مستقل** ہمیشہ، اٹل **رعب** دبدبہ **مبارک** برکت والا۔

محاورے

ہڑپ کرنا نگل جانا **تاک میں رہنا** تلاش میں رہنا **انتقال ہوجانا** مرجانا **وفاداری کا ثبوت دینا** جم کر ساتھ دینا **چُور چُور ہوجانا** ریزہ ریزہ ہوجانا **قدر کرنا** عزّت کرنا **حق ادا کرنا** بدلہ ادا کرنا۔

زباندانی

- **نِدائی حالت :**

مثال : بیٹا ! یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔

اے بزرگ بادشاہ! اپنے مخصوص رواج کے مطابق سلوک کیجیے۔

- نِدائی حالت میں اِسم مخاطب کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے بھائی ، بیٹا ، لڑکو وغیرہ۔

خودآموزی

1. ذیل کے سوالوں کے صرف ایک جملے میں جواب لکھیے :

(1) بادشاہ فاتح ہوکر کیا بننا چاہتا ہے؟

(2) پڑوسی بادشاہ کے انتقال کے بعد حکومت کون کرتا تھا ؟

(3) کم سن لڑکے کو آخری نصیحت کس نے کی ؟

(4) کم سن لڑکا کس کا نام لے کر بادشاہ کے دربار میں پہنچا ؟

(5) بادشاہ نے آخر میں کم سِن لڑکے سے کیا پوچھا ؟

2. ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) بادشاہ اپنے ملک کی حد بڑھانے کے لیے کیا کرتا تھا ؟

(2) کم سن لڑکے کو دربار میں حاضر ہونے سے پہلے کس کس نے نصیحت کی ؟

(3) کم سن لڑکے کی ماں نے کیا نصیحت کی ؟

(4) کم سن لڑکے نے فاتح بادشاہ کو کیا جواب دیا ؟

(5) کم سن کے والد مرحوم نے کیا نصیحت کی تھی ؟

3. ذیل کے جملے کون بولتا ہے لکھیے :

(1) 'خُدا کا نام لے کر روانہ ہونا۔' ______

(2) 'بتا ! اب تیرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے ؟' ______

(3) ''اگر میرا خیال ہو تو مزاج مبارک میں جو آئے ایسا سلوک کیجیے۔'' ______

(4) 'بیٹا ! کسی گرے ہوئے انسان کو کبھی ٹھوکر مت مارنا۔' ______

4. ذیل کے جملے کہانی کی ترتیب میں جما کر دوبارہ لکھیے :

(1) اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق جو جی میں آئے جواب دینا۔

(2) اپنی رعایا کے دُکھ درد کی کوئی پرواہ نہ تھی۔

(3) بیٹا ! کسی گرے ہوئے انسان کو کبھی ٹھوکر مت مارنا۔

(4) اپنی ماں کی نصیحت کے مطابق لڑکا خدا کا نام لے کر چل دیا۔

(5) لڑکے کی عقلمندی سے بادشاہ بہت متاثر ہوا۔

5. ذیل کے الفاظ کے ہم معنی لفظ لکھیے :

(1) کاج - ______________

(2) شکست - ______________

(3) موقع - ______________

(4) رواج - ______________

(5) ادب - ______________

6. ذیل کے الفاظ کی ضِدیں لکھیے :

(1) دُکھ × ______________

(2) شکست × ______________

(3) سوال × ______________

(4) غلط × ______________

(5) دوست × ______________

7. اِملا درست کر کے لکھیے :

(1) انتکال - ______________

(2) بادساہ - ______________

(3) زواب - ______________

(4) کھاموش - ______________

(5) کدر - ______________

8. ذیل کے مجموعۂ الفاظ کے لیے ایک لفظ لکھیے :

(1) بادشاہ کے سامنے حاضر ہونے والے لوگوں (پرجا) کی جگہ ______________

(2) آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ برتنے کا طور طریقہ ______________

(3) مرے ہوئے آدمی پر بولا جانے والا لقب ______________

9. ذیل کے جدول میں سے الفاظ تلاش کیجیے :

م	و	ق	ع	ف	غ
ر	ل	چ	ا	ھ	د
ح	ي	ک	م	س	ن
و	م	گ	ر	ل	ز
م	ب	ل	ت	و	ش
ش	ض	پ	ا	ک	خ

(1) ____________________

(2) ____________________

(3) ____________________

(4) ____________________

(5) ____________________

(6) ____________________

10. مناسب رموز واوقاف کا استعمال کرتے ہوئے پیراگراف کو اپنی بیاض میں لکھیے :

لڑکا تھوڑی دیر خاموش رہا پھر بڑی ہمّت سے بولا اے بزرگ بادشاہ سلوک اور برتاؤ کے لیے تو اپنے ملک کے مخصوص رواج ہوتے ہیں بیٹا کسی گرے ہوئے انسان کو ٹھوکر مت مارنا کل تم بھی گر سکتے ہو۔

سرگرمی

- اپنے علاقے کی کوئی لوک کہانی کو حاصل کرکے پڑھیے۔

10 عقل مند مچھیرا

کردار : بادشاہ سلامت، وزیرِاعظم، داروغہ، مچھیرا، دربان اور سپاہی۔

(پردہ اٹھتا ہے۔)

بادشاہ سلامت : وزیرِاعظم ! دعوت کا سارا انتظام ٹھیک ہے ؟

وزیرِ اعظم : بس دعوت کے لیے مچھلی نہیں مل سکی۔ دو دن سے سمندر میں سخت طوفان آیا ہوا ہے۔ ایک بھی مچھلی نہیں پکڑی جا سکی۔

بادشاہ سلامت : (افسوس کے لہجے میں) یعنی شاہی دعوت اور بغیر مچھلی کے، لوگ کیا کہیں گے ؟ ذرا سوچیے تو ، جس دعوت میں مچھلی نہ ہو وہ بھی کوئی دعوت ہے ؟ وزیرِاعظم کچھ کیجیے مچھلی ضرور ہونا چاہیے۔

وزیرِاعظم : عالم پناہ ! میں نے چاروں طرف سپاہیوں کو بھیجا ہے اور اعلان بھی کروادیا ہے کہ جو بھی شاہی دعوت کے لیے عمدہ اور تازہ مچھلی لائے گا منہ مانگا انعام پائے گا۔ مگر اب تک کوئی نہیں آیا۔

بادشاہ سلامت : کیا ساری مچھلیاں سمندر کی تہہ میں چھپ گئی ہیں ؟ کیا مچھلیوں کو خبر ہوگئی ہے کہ مابدولت کے یہاں دعوت ہونے والی ہے..... اور ان کو لقمہ بنایا جائے گا۔

وزیرِ اعظم : ہوسکتا ہے جہاں پناہ کا خیال درست ہو، انسان بعض باتوں میں مچھلیوں سے پیچھے ہے، مثلاً : مچھلیاں انسانوں سے بہتر تیرنا جانتی ہیں۔

بادشاہ سلامت : افسوس! بادشاہ ہوکر میں مچھلیاں حاصل نہیں کرسکتا۔ بغیر مچھلیوں کے دعوت بھی کوئی دعوت ہوتی ہے۔

(داروغہ اندر داخل ہوتا ہے اور آداب بجالاتا ہے۔)

داروغہ : عالم پناہ ! ابھی ابھی ایک مچھیرا تازہ اور سنہری مچھلی لے کر حاضر ہوا ہے۔ کیا اسے آپ کی خدمت میں حاضر کیا جائے ؟

بادشاہ سلامت : (خوش ہوکر) ضرور ضرور، فوراً حاضر کرو۔ اگر یہ مچھیرے نہ ہوتے تو بادشاہوں کے دسترخوان تک مچھلیاں کیسے پہنچ پاتیں۔

وزیرِ اعظم : عالم پناہ درست فرماتے ہیں۔ مچھیرے بہت محنتی ہوتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو شاہی دسترخوان کی رونق پھیکی پڑ جائے۔

(مچھیرا سر پر ایک ٹوکری رکھے داخل ہوتا ہے ساتھ میں داروغہ ہے۔ مچھیرا ٹوکری لاکر بادشاہ کے سامنے رکھ دیتا ہے، اور جھک کر سلام کرتا ہے۔ اور پھر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوجاتا ہے۔

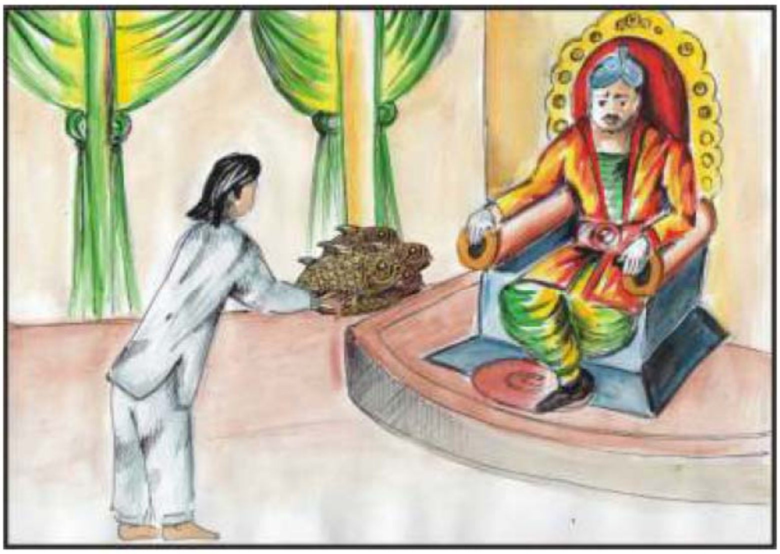

بادشاہ سلامت : (سنہری مچھلی دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہوئے) واہ میاں مچھیرے ! خوب موٹی تازہ اور عمدہ مچھلی لائے ہو۔ مابدولت بہت خوش ہوئے، بولو اس کی کیا قیمت مانگتے ہو؟

مچھیرا : انّ داتا، جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔

بادشاہ سلامت : تم ذرا بھی نہ گھبراؤ..... جو بھی قیمت مانگو گے، ملے گی...... بادشاہ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں اس کو ضرور پورا کرتے ہیں، بولو ...... کیا مانگتے ہو؟

مچھیرا : انّ داتا..... اس مچھلی کی قیمت صرف سو کوڑے !

(بادشاہ، وزیر اور داروغہ حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے ہیں۔)

بادشاہ سلامت : میاں مچھیرے ! تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟

وزیرِ اعظم : عالم پناہ ! معلوم ہوتا ہے آپ کے رعب اور خوف کے مارے بے چارے کی عقل ماری گئی ہے۔

مچھیرا : خطا معاف... میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں سو کوڑے سے ایک بھی کم نہ کروں گا۔ ابھی ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ بادشاہ جو کہتے ہیں وہ پورا کرتے ہیں۔ بس انّ داتا، میری پیٹھ پر کوڑے لگانے کا حکم دے دیجیے۔

بادشاہ سلامت : (وزیرِ اعظم کان میں کہتے ہیں) یہ تو عجیب آدمی ہے بہر حال ہم کو اپنا وعدہ پورا کرنا ہے۔ جلّاد کو حاضر کیا جائے..... مگر کوڑے بہت دھیرے دھیرے لگائے جائیں تا کہ مچھیرے کو چوٹ نہ لگے۔

وزیرِ اعظم : (داروغہ سے) جلّاد کو حاضر کیا جائے۔

(داروغہ جاتا ہے اور جلدی ہی جلّاد کے ساتھ واپس آتا ہے۔ جلّاد کے ہاتھ میں چمڑے کا کوڑا ہے۔)

بادشاہ سلامت : اس مچھیرے کی پیٹھ پر سو کوڑے لگائے جائیں (جلّاد دھیرے دھیرے کوڑے مچھیرے کی پیٹھ پر مار رہا ہے اور گنتا جارہا ہے ایک، دو... دس... بیس... تیس... چالیس... پچاس)

مچھیرا : بس جلّاد ! ذرا ٹھہرو۔ میرا ایک ساتھی اور ہے باقی کے کوڑے اس کے حصّے کے ہیں۔

بادشاہ سلامت : (مسکراتے ہوئے) اچّھا ! کیا اس دنیا میں تم جیسا کوئی دوسرا بے وقوف بھی موجود ہے؟ کون ہے وہ ؟ حاضر کرو تا کہ اس کا حصّہ بھی جلد دیا جائے۔

مچھیرا : انّ داتا ! وہ کوئی دوسرا نہیں ہے۔ وہ آپ کے محل کا دربان ہے۔

بادشاہ سلامت : (حیرت سے) میرے محل کا دربان! ہائیں..... وہ کیسے ؟

مچھیرا : عالی جاہ ! بات یہ تھی کہ دربان مجھ کو اندر آنے ہی نہیں دیتا تھا، جب تک اس نے مجھ سے یہ وعدہ نہ لے لیا کہ جو بھی اس مچھلی کی قیمت مجھ کو ملے گی اس میں سے آدھا اس کا حصّہ ہوگا۔

بادشاہ سلامت : دربان کو ہمارے حضور میں فوراً حاضر کیا جائے۔

(دربان کو چند سپاہی پکڑ کر لاتے ہیں۔ دربان خوف کے مارے تھر تھر کانپ رہا ہے۔)

بادشاہ سلامت : بے ایمان اور رشوت خور دربان کی پیٹھ پر پچاس کوڑے گس کر لگائے جائیں اور اس کو ہماری نوکری سے نکال دیا جائے۔

(مچھیرے سے مخاطب ہوکر) ما بدولت تمہاری عقل مندی سے بہت خوش ہوئے۔ تم نے ہماری دعوت کے لیے مچھلی بھی دی اور ایک رشوت خور کو بھی پکڑوایا۔

وزیرِ اعظم : میاں مچھیرے کو اشرفیوں کی تھالی انعام میں دی جائے۔

(انعام لے کر مچھیرا جھک کر سلام کرتا ہے۔)

(پردہ گرتا ہے۔)

الفاظ ومعانی

دعوت کھانا **مستقبل** آنے والا زمانہ **عمدہ** خوب اچّھا **لُقمہ** نوالہ **داروغہ** محافظ، نگراں **مچھیرا** مچھلی پکڑنے والا **رونق** چمک، تازگی **رعب** غصّہ **خوف** ڈر **بے وقوف** نادان **رشوت** ناجائز نذرانہ **اَنّ داتا** مالک **عالم پناہ** بادشاہ **اعلان** خبر مشہور کرنا **کردار** کام کرنے والے۔

زباندانی

- ذیل کے جملے پڑھ کر خط کشیدہ الفاظ کے بارے میں سوچیے :

(1) مچھیرا مچھلی پکڑ کر لایا۔ یہ بڑا محنتی ہے۔

(2) بادشاہ سلامت نے دعوت کا انتظام کیا۔ اُن کی دعوت شاہی دعوت ہے۔

(3) میرا ایک اور ساتھی باقی ہے۔ باقی کے کوڑے اُس کو لگائے جائیں۔

(4) مچھیرے سے مخاطب ہوکر مابدولت نے کہا، تم نے ہماری دعوت کے لیے مچھلی دی۔

- پہلے جُملے میں مچھیرا کے لیے 'یہ'، دوسرے جملے میں بادشاہ سلامت کے لیے 'ان کی'، تیسرے جملے میں دربان کے لیے 'اُس کو' اور چوتھے جملے میں مچھیرے کے لیے 'تم' الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔
- یاد رکھیے، آپس میں بات چیت کرتے وقت اسم کی جگہ یہ، وہ، اُن کا، ان کی اور تم وغیرہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں اس کو 'ضمیر' کہتے ہیں۔

خودآموزی

1. ذیل کے سوالوں کے صرف ایک جملے میں جواب لکھیے :

(1) دعوت میں کس چیز کی کمی تھی ؟

(2) بادشاہ سلامت نے افسوس کے لہجے میں کیا کہا ؟

(3) بادشاہ سلامت نے اعلان کے لیے کس کو بھیجا ؟

(4) مچھلی پکڑ کر کون لایا ؟

(5) مچھیرے کے علاوہ کس کو کوڑے لگائے گئے ؟

2. ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) بادشاہ سلامت کو مچھلی کی ضرورت کیوں پڑی ؟

(2) مچھلی نہ ملنے پر بادشاہ نے وزیر سے کیا کہا ؟

(3) مچھیرے کی کس بات پر لوگ حیران تھے ؟

(4) دربان نے مچھیرے سے کیا وعدہ کروایا تھا ؟

(5) بادشاہ نے دربان کو سزا کیوں دی ؟

(6) بادشاہ نے مچھیرے کو عقل مند کیوں کہا ؟

3. ذیل کے جملے کون کسے کہتا ہے، لکھیے :

(1) 'دعوت کا سارا انتظام ٹھیک ہے؟'

(2) 'کیا مچھلیوں کو خبر ہوگئی ہے کہ مابدولت کے یہاں دعوت ہونے والی ہے؟'

(3) 'عالم پناہ ! ابھی ابھی ایک مچھیرا تازی سنہری مچھلی لے کر حاضر ہوا ہے۔'

(4) 'اَنّ داتا..... اِس مچھلی کی قیمت صرف سو کوڑے !'

4. قوسین میں سے مناسب لفظ پسند کر کے خالی جگہ پُر کیجیے :

(1) بس دعوت کے لیے ________ نہیں مل سکی۔ (مُرغی ، مچھلی)

(2) مچھیرا سمندر سے ________ مچھلی پکڑ کر لایا۔ (تازہ، تارہ)

(3) مچھیرے نے بادشاہ سلامت کو جھک کر ________ کیا۔ (کلام، سلام)

(4) خوب ________ تازی اور عمدہ مچھلی لایا ہوں۔ (موتی ، موٹی)

(5) جلّاد نے چمڑے کا ________ ہاتھ میں لے کر دربان کو مارا۔ (کوڑا، کورا)

5. ذیل کے الفاظ کا استعمال کر کے بذاتِ خود جملے بنائیے :

مثال : دعوت : شاہی دعوت میں لوگ حاضر تھے۔

(1) اعلان : ________

(2) عمدہ : ________

(3) لقمہ : ________

(4) محنتی : ________

(5) بے وقوف : ________

6. ذیل کے الفاظ کے ہم معنی لفظ لکھیے :

(1) امان - ________

(2) درست - ________

(3) خطا - ________

7. ذیل کے الفاظ کی ضد لکھیے :

(1) حاضر × ______

(2) گناہ × ______

(3) تازہ × ______

(4) سخت × ______

(5) دنیا × ______

8. ذیل کے الفاظ کو لغت کی ترتیب میں لکھیے :

افسوس ، دعوت ، حاضر ، ٹھیک

______ ، ______ ، ______ ، ______

سرگرمی

- اِس ڈرامے کو جماعت اور حمد کے پروگرام میں پیش کیا جائے۔

✤

11 ہم بچّے

رِضوانہ اِرم

اِس نظم میں بچوں میں چھپی خوبیوں کو ظاہر کیا گیا ہے اور بچوں کی بچپن کی جبلّتوں کو بتایا گیا ہے۔ بچپن کے کھیل مستی، شرارت وغیرہ کو پیش کیا گیا ہے۔ تا کہ بچے مؤثر انداز سے سبق آموز ہوں۔

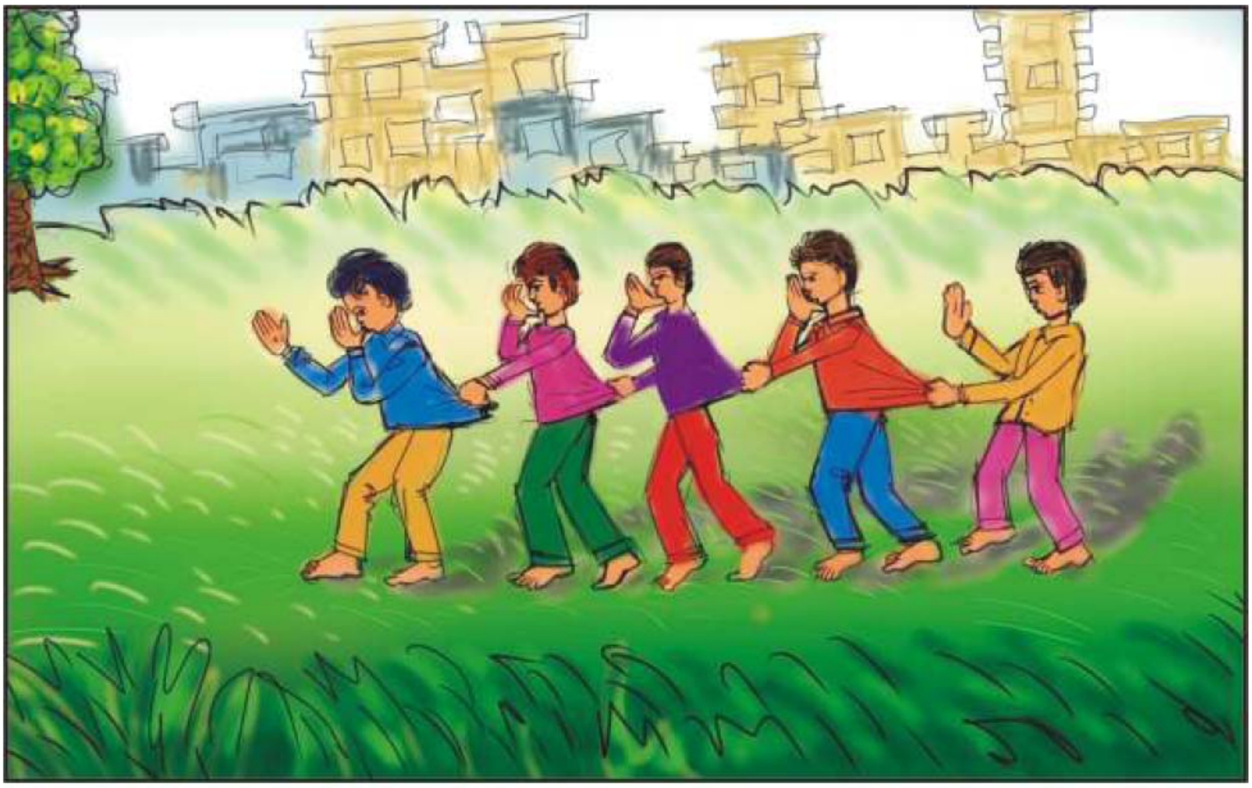

جگنو، تتلی، پھول، ستارے
ہم بچے ہیں آنکھ کے تارے
سورج، چاند اور گگن ہمارے
ہم ہیں اس جگ کے اجیارے

بجلی، بارش، کشتی، طوفاں
دھول اور مٹی اپنے مہماں
ہم میں ہیں امکان کے ساماں
پیڑوں پہ ہم نے جھولے ڈالے
ہم ہیں اس جگ کے اجیارے
رنگ برنگے، ہنستے گاتے
اپنی دھن میں بڑھتے جاتے
خواب اشپ کو ایڑ لگاتے
ہوا کے دوش پہ ہم لہراتے
ہم بچے ہیں بے حد پیارے
ہم ہیں اس جگ کے اجیارے
ٹام اینڈ جیری، لوگو، ایلس اور ونڈر لینڈ
ڈائن، جادو، ٹونے، پریوں کے ہم فین
کھیل، تماشہ، دھوم دھڑاکا، گلی ڈنڈا
ہم میں ہے کوئی لِک-لِک کوئی مسٹنڈا
ہم سب ہیں خوبی کے پٹارے
ہم ہیں اس جگ کے اجیارے

الفاظ ومعانی

جگنو رات کو روشن ہونے والا کیڑا **گگن** آسمان **جگ** دُنیا **اجیارا** روشنی **کشتی** ناؤ **اِمکان** اختیار **پیڑ** درخت **دوش** شانہ **مسٹنڈا** موٹا تازہ۔

زباندانی

◆ **صفت نسبتی :**

- اِس نظم میں جگنو، تتلی، پھول، ستارے جیسے الفاظ 'صفت' کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں۔
- جو لفظ کسی اسم یا ضمیر سے نسبت ظاہر کرتے ہیں، وہ 'صفتِ نسبتی' کہلاتے ہیں۔

مثلاً : بچہ پھول جیسا ہے۔

- دوسرے ایسے الفاظ جدول میں لکھیے :

- اسم کے ذریعے ظاہر کی جانے والی کوئی چیز جنس یا جاندار ایک یا ایک سے زیادہ کا فرق واضح کریں اس کو 'عدد' کہتے ہیں۔ مثلاً : لفظ کی جس صورت سے ایک چیز یا ایک جاندار سمجھ میں آئے اُسے واحد کہتے ہیں۔ جیسے کتاب، لڑکا، گائے۔
- لفظ کی جس صورت سے ایک سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں اُسے 'جمع' کہتے ہیں۔ جیسے کتابیں، لڑکے، گائیں۔
- ذیل کے الفاظ کی 'واحد' اور 'جمع' میں درجہ بندی کیجیے :

(تتلی ، بچہ، چاند، ہم ، آنکھیں ، امکانات ، کشتی)

واحد	جمع

خودآموزی

1. **ذیل کے سوالوں کے صرف ایک جملے میں جواب لکھیے :**

(1) رات میں دکھائی دینے والے چمکتے کیڑے کو کیا کہتے ہیں ؟

(2) اُجیارے کی نسبت کس کے ساتھ ہے ؟

(3) بچّوں کے مہمان کون کون سے ہیں ؟

(4) جھولے کس پر ڈالے جاتے ہیں ؟

(5) اس نظم میں جگ کے اُجیارے کسے کہا گیا ہے ؟

2. شاعر نے اس نظم میں بچوں کو کن کن چیزوں کے ساتھ نسبت دی ہیں ؟ اس کو تفصیل سے لکھیے :

3. **جوڑیاں ملایئے :**

'الف'		'ب'
(1) سورج	☐	پانی میں چلنے والا آلہ
(2) کشتی	☐	آسمان
(3) گگن	☐	نیند میں دکھائی دینے والی کوئی بات
(4) خواب	☐	جگ کو روشن کرنے والا تارہ

4. **نظم میں موجود الفاظ کا استعمال کر کے سوال بنایئے :**

(1) بچے آنکھ کے تارے ہیں۔

سوال : ____________________

(2) بچّے جگ کے اُجیارے ہیں۔

سوال : ____________________

(3) بجلی بارش کے موسم میں چمکتی ہے۔

سوال : ____________________

(4) ہوا کے دوش پر ہم لہراتے ہیں۔

سوال : ____________________

5. اللہ تعالیٰ کے پانچ صِفاتی نام لکھیے :

6. ذیل کے جدول میں مجموعہ الفاظ کے لیے ایک لفظ لکھا گیا ہے۔ اس کے اردگرد دائرہ بنایئے :

ج	گ	ن	و	چ	ب
پھ	ک	ش	ت	ي	ا
خ	و	ا	ب	ک	ر
ر	م	ل	ق	و	ش

مثال : رات کو چمکنے والا کیڑا ______ جگنو

(1) خوشبو دینے والا ______

(2) پانی میں چلنے والی ______

(3) نیند میں دکھائی دینے والی بات ______

(4) آسمان سے گرنے والی پانی کی بوند ______

(پھول، کشتی، جگنو،
بارش، خواب)

7. ہمارے گھر یا اطراف میں دکھائی دینے والی چیزوں کے نام سوچ کر دی گئی خالی جگہ پُر کیجیے :

ک	ر	سی	کُرسی
ت		لی	
	ن	کھ	

چا		د	
	ٹ	ی	
د	و		

8. ذیل کے الفاظ کو لغت کی ترتیب میں لکھیے :

پھول ، ستارے ، چاند ، دھول ، طوفان ، جگ

(1) ______ (2) ______ (3) ______

(4) ______ (5) ______ (6) ______

سرگرمی

- بزرگوں کی مدد سے لوک گیتوں کا البم تیار کیجیے۔

اعادہ - 3

1. ذیل کے سوالوں کے صرف ایک جملے میں جواب لکھیے :

(1) شاعر کے دل ودماغ میں کونسا موسم چھایا ہوا ہے؟

(2) کم سِن لڑکے کی ماں نے کیا نصیحت کی ؟

(3) بادشاہ سلامت کے دسترخوان پر کس چیز کی کمی تھی ؟

(4) جگ کو روشن کرنے والا کون سا تارہ ہے ؟

2. ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے :

(1) شاعر نے وطن کو کون کون سے نام سے یاد کیا ہے ؟

(2) کم سِن کے مرحوم والد نے کیا نصیحت کی تھی ؟

(3) دربان کو کس وجہ سے سزا ملی ؟

(4) 'ہم بچے' نظم میں شاعر نے بچے نسبت کن کن کے ساتھ جوڑی ہیں ؟

3. ذیل کے شعر کی اپنی زبان میں فہمائش کر کے لکھیے :

بجلی ، بارش ، کشتی ، طوفاں

ڈھول اور مٹی اپنے مہماں

4. 'ہم بچے' نظم میں سے قدرتی چیزوں کی فہرست تیار کیجیے :

مثلاً : جگنو

(1) ________ (2) ________ (3) ________

(4) ________ (5) ________ (6) ________

5. ذیل کے الفاظ کے ہم معنی لفظ لکھیے :

(1) وطن - ______
(2) فتح - ______
(3) خط - ______
(4) پیڑ - ______
(5) دنیا - ______
(6) امان - ______

6. ذیل کے الفاظ کی ضدیں لکھیے :

(1) روشنی × ______
(2) اونچا × ______
(3) تازہ × ______
(4) کم × ______
(5) نفرت × ______

7. ذیل کے صحیح ہجّے یاد رکھیے :

(1) کوڑا (2) کِنعانِ وطن
(3) اُجیارے (4) معصوم

8. واحد اور جمع دونوں یکساں طور پر استعمال ہونے والے کوئی پانچ الفاظ لکھیے :

مثلاً : سورج - سورج

9. ذیل میں دی گئی شکل میں 'بر' سے شروع ہونے والے الفاظ ذیل کے جملوں کو پڑھ کر بنائیے :

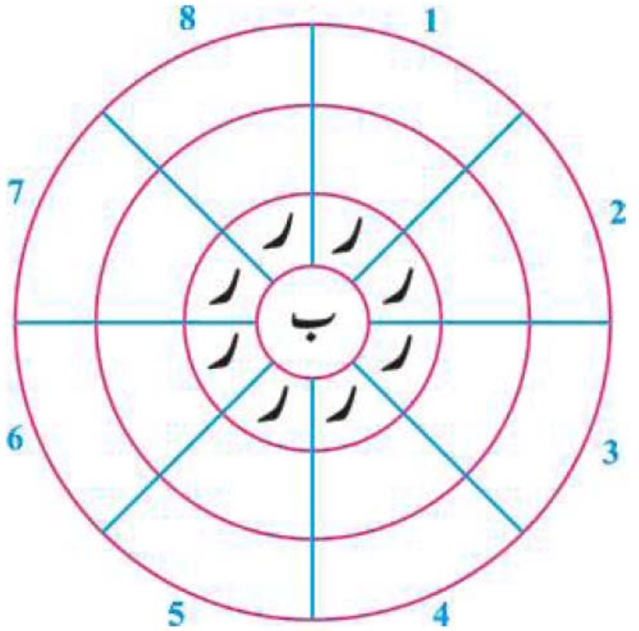

جُملے :

(1) موسمِ باراں __________

(2) ایک دوسرے سے سلوک __________

(3) مال میں زیادتی ہونا __________

(4) مال کی نِکاس کرنا __________

(5) سب سے بہتر __________

(6) ایک مٹھائی کا نام __________

(7) دُولھا کی سواری __________

(8) گاڑی روکنے کا آلہ __________

10. گذشتہ کل کے واقعات اپنے روزنامے میں درج کیجیے۔

✤

12 ہیلن کیلر

جب بھی نابینا، بہرے اور گونگے لوگوں کا ذکر ہوتا ہے تب لوگ 'ہیلن کیلر' کا نام بڑے احترام سے لیتے ہیں۔ 19 ماہ کی عمر میں ہی ہیلن نے اپنے تین حواس دیکھنا، سننا اور بولنا کھو دیے تھے۔ اس کے باوجود اُن کی زندگی بے مثال نمونہ بن کر رہ گئی ہے۔ آیئے اس سبق میں ہم اُن کا مختصر تعارف حاصل کریں۔

ہیلن کی پیدائش 27، جون 1880ء کو امریکہ میں ہوئی۔ اُن کے والد کا نام آرتھر کیلر اور ماں کا نام کیٹ ایڈمس تھا۔ اُن کے والد سینا کے کپتان تھے۔ ہیلن پیدائشی نابینا، بہری اور گونگی نہیں تھیں۔ بالکل عام بچوں کی طرح۔ چھ ماہ کی عمر میں گھٹنوں کے بَل چلنے لگیں اور ایک سال کی عمر میں تو بولنے بھی لگیں۔ جب وہ اُنّیس ماہ کی ہوئیں تو اچانک ایک معمولی سی بیماری میں ہیلن کو اپنی آنکھیں گنوانی پڑی، ساتھ ہی ساتھ بہرا پن بھی آگیا اور اسی وجہ سے بولنے کی قوت بھی چلی گئی۔ پانچوں حواس میں سے صرف سونگھنے اور چھُونے کی قوتیں باقی رہیں۔ اُس وقت وہ چند اشاروں سے باتیں کرسکتی تھیں۔ اُن کے والدین بہت پریشان رہتے تھے۔ 7 سال کی عمر تک ہیلن نے 60 علامتیں سیکھ لیں جن کی مدد سے اُن کا گزارا ہوتا رہا۔ والدین کو ہیلن کی تربیت کی فکر نے گھیر لیا۔ وہ بے چارے وقتاً فوقتاً نابینا، بہرے اور گونگے بچوں کے اسکول کی ملاقات کو جاتے اور ڈاکٹروں سے بھی مشورہ کرتے۔

ایک دن اُن کی ماں اخبار پڑھ رہی تھیں کہ اُن کی نظر اخبار میں پرکِنس نامی اسکول پر پڑی، جس میں نابینا،

بہرے اور گونگے بچوں کی تعلیم کا انتظام تھا۔ اس خبر سے اُن کے چہرے پر مسرّت کی لہر دوڑ گئی۔ ہیلن کو 1894ء میں اسی اسکول میں داخلہ دلایا گیا۔ اسکول میں اُن کے والدین کی ملاقات سُلیوان نامی مدرس سے ہوئی۔ ہیلن کے والد نے اُن سے درخواست کی کہ وہ گھر پر آئیں اور ہیلن کی پڑھائی پر توجہ دیں۔ محترمہ سُلیوان نے ہیلن کے والد کی درخواست قبول کرلی اور گھر آکر اُسے تعلیم دینے لگیں۔ شروعات میں انہوں نے حروف تہجّی کی تعلیم دی۔ ایک ایک حرف کو یاد کرنے میں ہیلن کو کئی گھنٹے لگ جاتے لیکن وہ ہمّت ہارنے والوں میں سے نہیں تھیں۔ ہیلن نے انگلیوں کے اشاروں اور ہونٹوں کی جنبش کو چھوکر لوگوں کی باتیں سمجھنے کا ہنر سیکھ لیا۔ یہی دو وجہ ہیں جس نے ہیلن کو ترقی کی راہ پر کھڑا کردیا۔ اپنے استاد کی مدد سے انہوں نے انگریزی زبان کے علاوہ لیٹن، فرینچ اور جرمن زبانوں کا علم حاصل کرنے کے ساتھ علم الحساب اور جغرافیہ جیسے مضامین کا علم بھی حاصل کیا۔

اِسکول کی تعلیم ختم کرنے کے بعد ہیلن نے کالج میں داخلہ لیا۔ عام طلبہ کی طرح کالج کے داخلہ کا امتحان پاس کیا۔ کالج میں ہیلن کو کوئی خاص سہولتیں مہیا نہیں کی گئیں۔ اُس کے باوجود وہ اچھے نمبروں سے کامیاب ہوتی رہیں۔ سخت محنت کے بعد چوبیس سال کی عمر میں ہیلن نے بی۔اے۔ کا امتحان پاس کیا۔ اس طرح ہیلن کو پوری دنیا میں نابینا، بہرے اور گونگے لوگوں میں پہلی گریجویٹ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ اپنی روحانی طاقت سے موسیقی کا لطف بھی اٹھا سکتی تھیں۔ کالج میں بھی ہیلن کو 'اینی' نامی مدرسہ کی مدد حاصل ہوئی۔ اپنے استاد کی مدد سے انہوں نے دنیا کے مشہور ادیبوں کا مطالعہ کیا، نہ صرف اِتنا بلکہ اُن کا بریل رسم الخط میں ترجمہ بھی کیا۔ اپنے آپ بھی کئی کتابیں لکھیں۔ اُن کی آپ بیتی ''میری جیون کہانی'' دنیا کی 50 زبانوں میں شائع ہوئی۔ وہ ہمیشہ سنہرے خواب دیکھتیں اور انہیں پورا کرنے کی کوشش کرتیں۔ اس طرح ہیلن کی شہرت ساری دنیا میں پھیل گئی۔

ہیلن بہت چھوٹی تھیں کہ اُن کے سر سے باپ کا سایہ اُٹھ گیا۔ ایک مشہور عالم مارک ٹوِن نے ہیلن سے کہا کہ میں اپنے دوستوں سے چندہ اکٹھا کرکے تمہاری پڑھائی کا خرچ اُٹھانا چاہتا ہوں۔ اس بات سے ہیلن کی خودداری کو بہت ٹھیس پہنچی۔ اس کے باوجود انہوں نے نہایت انکساری سے بزرگ کو کہا کہ اگر آپ چندہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں تو میرے لیے نہیں بلکہ میرے جیسے دوسرے معذور بچوں کے لیے کریں۔ ہیلن اپنا خرچ اٹھانے کے لیے اخبار میں کالم لکھتیں۔ اُن کے کالم لوگ پسند کرنے لگے تھے۔ کچھ عرصے کے بعد ہیلن نے اپنے گھر چند امیر لوگوں کو چائے پر بلایا اور انہیں معذور بچوں کی مدد کے لیے سمجھایا۔ چند منٹوں میں ہزاروں ڈالر جمع ہوگئے۔ ہیلن اس رقم کو لے کر اُن بزرگ کے پاس گئیں اور فرمایا کہ یہ ساری رقم بھی آپ چندے میں شامل کرلیں۔ یہ بات سن کر اُن بزرگ کی آنکھوں میں

خوشی کے آنسو بھر آئے اور اُن کے منہ سے بے ساختہ نکل پڑا 'ہیلن تم دنیا کی دلچسپ اور عظیم شخصیت ہو۔'

ہیلن کو سیر وتفریح کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے دنیا کی چھ مرتبہ سیر کی۔ اس دوران وہ معذوروں کے لیے لوگوں کے دلوں میں ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتیں۔ اُن سے چندہ حاصل کرکے اُن معذوروں کے لیے تعلیمی ادارے قائم کرتیں، جن کا دُنیا میں کوئی سہارا نہیں تھا۔ چندے کی رقم میں سے ایک روپیہ بھی اپنے لیے خرچ نہیں کرتی تھیں۔ ہمارے ملک کے سفر کے دوران ہیلن کی ملاقات رابندرناتھ ٹیگور، جواہرلال نہرو اور گاندھی جی سے ہوئی۔ اِن ہستیوں سے ہیلن بہت متاثر ہوئیں۔ ہیلن کا دماغ بہت تیز تھا۔ ہر آنے والے شخص کو اس کی آہٹ سے پہچان لیتی تھیں۔ اپنی قابلیت سے تقریر بھی کرنے لگی تھیں۔ ایک مرتبہ ہیلن کا لکچر ختم ہونے کے بعد ایک اخبار کے ایڈیٹر نے اُن سے چند سوال کیے۔ ہیلن نے بڑے ہی سلیقے سے اُن کے جواب دیے۔ ''آپ کو پتہ ہے کہ تقریر میں کتنے لوگ موجود تھے؟'' ہیلن نے جواب دیا، ''ہاں۔ میں لوگوں کے پیروں کی آہٹ سے جان سکتی ہوں۔ میں یہ بھی جان سکتی ہوں کہ مجھ سے ملنے آنے والے شخص کا پیشہ کیا ہے۔ وہ ڈاکٹر ہے، بڑھئی ہے، موچی ہے یا مصوّر ہے۔ ہر ایک کے پیشے کی بُو میں محسوس کر سکتی ہوں۔'' رات اور دن کی پہچان کا فرق بتاتے ہوئے ہیلن نے کہا کہ دن میں چہل پہل ہوتی ہے، ہوائیں آہستہ چلتی ہیں جب کہ رات کو چہل پہل کم ہوتی ہے اور ہوائیں تیزی سے چلتی ہیں۔

ہیلن کو گھوڑے سواری کا بہت شوق تھا۔ گھوڑے پر بیٹھ کر اتنا تیز گھوڑا دوڑاتیں گویا ہوا سے باتیں کرتی ہوں۔ یہ دیکھ کر لوگوں کے دل دھڑک جاتے، ہیلن کو چاروں سمت کا علم تھا۔ خدا کے ہاتھوں اپنی زندگی کی باگ ڈور سونپنے والی ہیلن ہمیشہ خوش وخرّم رہتیں۔ اُن کا ماننا تھا کہ عقیدے میں اتنی طاقت ہے کہ اُس کے ذریعے دنیا کی تمام خوشیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ وہ ہمیشہ کہتیں کہ ہمیں سچی خوشی تب تک حاصل نہیں ہوتی جب تک ہم دوسروں کی زندگی کو خوش گوار بنانے کی کوشش نہ کریں۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران ہیلن نے ملک کے تمام سپاہیوں کے اسپتالوں کا دورہ کیا اور معذور سپاہیوں کی مزاج پُرسی کی۔ اُن کی خدمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے امریکہ نے کئی اداروں کے نام 'ہیلن کیلر' رکھے۔ اتنا ہی نہیں ہیلن کو اپنے ملک اور دیگر ملکوں نے کئی انعامات اور اعزاز سے نوازا۔

خود داری ہیلن کیلر کا سب سے بڑا وصف تھا۔ وہ اپنا کھانا خود تیار کرتیں، کپڑے دھونا، صفائی کرنا اور گھر کے دیگر کاموں کو اپنے ہاتھوں سے انجام دیتیں۔ پہلی جون 1968ء کو 88 سال کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے ہیلن اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ ہیلن کی ترقی میں اُن کے استادوں نے جو قربانیاں دیں، اُسے آج بھی لوگ یاد کرتے ہیں۔ ہمّت اور حوصلے کا مجسّمہ ہیلن کیلر کی پوری زندگی ہم سب کے لیے بے مثال نمونہ ہے۔

الفاظ ومعانی

حواس عقل **نابینا** آنکھوں سے معذور **وقتاً فوقتاً** کبھی کبھی، حسبِ موقع **درخواست** عرضی **موسیقی** سنگیت **شہرت** نیک نامی، ناموری **اِنکساری** عاجزی **عظیم** بڑے **قوت** طاقت **مسرّت** خوشی **وصف** خوبی **سیر وتفریح** گھومنا پھرنا **باگ ڈور** ذمہ داری **مجسّمہ** پُتلا **عمر رسیدہ** بڑی عمر کا بوڑھا۔

محاورے

فکر گھیر لینا بہت فکر کانا **مسرّت کی لہر دوڑنا** بہت خوش ہونا **شرف حاصل ہونا** عزت ملنا **سایہ سر سے اُٹھ جانا** سرپرست یا محافظ کا مرجانا **آنکھوں میں آنسو بھرنا** رونا **ہوا سے باتیں کرنا** بہت تیز دوڑنا **دنیا سے رخصت ہوجانا** انتقال کرنا، فوت ہوجانا، مرجانا۔

زباندانی

- حواسِ خمسہ:
  - قوتِ باصرہ - دیکھنے کی قوت
  - قوتِ سامعہ - سُننے کی قوت
  - قوتِ شامّہ - سونگھنے کی قوّت
  - قوّتِ ناطقہ - بولنے کی قوت
  - قوتِ لامسہ - چھوُنے کی قوّت

- واوٗ معدولہ
  - خواب، خواجہ، خواہش

اوپر دیے گئے الفاظ میں 'وٗ کے بعد 'ا' آیا ہے۔ اُردو میں چند الفاظ ایسے ہیں جن میں واوٗ لکھا تو جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔ اس واوٗ کو 'واوٗ معدولہ' کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ 'خ' کے بعد آتا ہے۔

خودآموزی

1. نیچے دیے گئے سوالوں کے ایک-ایک جملے میں جواب دیجیے :

(1) ہیلن کس عمر میں بیمار ہوئیں ؟

(2) ہیلن کی والدہ کے چہرے پر مسرّت کی لہر کیوں دوڑ گئی ؟

(3) ہیلن نے کن کن زبانوں کا علم حاصل کیا تھا ؟

(4) ہیلن کی آپ بیتی دنیا کی کتنی زبانوں میں شائع ہوئی ؟

(5) ہیلن نے مہمانوں کو چائے پر کیوں بلایا ؟

(6) ہیلن کی کس حرکت پر لوگوں کے دل دھڑک جاتے تھے ؟

(7) ہیلن کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے ؟

2. ذیل کے جملے کس نے کہے ہیں اور کس کو کہے ہیں ؟ لکھیے :

(1) گھر آ کر ہیلن کی تعلیم پر توجہ دیں۔

(2) میں اپنے دوستوں سے چندہ اکٹھا کر کے تمہاری تعلیم کا خرچ اُٹھانا چاہتا ہوں۔

(3) یہ ساری رقم بھی چندے میں شامل کرلیں۔

(4) تم رات اور دن کی پہچان کس طرح کرسکتی ہو؟

3. وجوہات بیان کیجیے :

(1) ہیلن کو نابینا، بہرے اور گونگے بچوں کے اسکول میں داخل کیا گیا کیوں کہ

(2) ہیلن نے چند امیر لوگوں کو اپنے گھر چائے پر بُلایا